جلد ۲۳ | مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۸۹

"احسان" کا خیالی "دیوانِ عالی"

اخبار "احسان" نے معاصر "انقلاب" کے مضامین کے جواب میں اپنی سیاسی بدعقلی اور حماقت کو پایۂ ثبوت تک پہنچاتے ہوئے مذہبی بے وقوفی اور جہالت کا بھی پورا پورا مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔ اور پھر اسی "دیوان عالی" کے کھنڈرات میں پناہ لینے کی کوشش کرنے لگ گیا ہے جس کی لغویت قبل ازیں ہم وضاحتاً ثابت کر چکے ہیں۔

"احسان" نے اس سلسلہ میں یہ دعوٰے بھی کیا ہے۔ کہ "الفضل" نے اس کی یہ تجویز منظور کر لی تھی۔ مگر پھر انکار کر دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ "الفضل" نے اس کی پیش کردہ تجویز کی بے ہودگی اس صفائی کے ساتھ ثابت کر دی تھی۔ کہ اب "احسان" کو خود اس میں تغیر کرنا پڑا ہے۔ اس نے پہلی دفعہ تجویز ان الفاظ میں پیش کی تھی:۔

احمدی اپنے پیشوا کے عقائد و دعاوی کو ہر خیال اور ہر عقیدہ کے مسلمان علماء کے ایک دیوان عالی کے سامنے پیش کر کے اپنے کفر و اسلام کے متعلق فتوٰے حاصل کریں۔"

اس کے متعلق ہم نے لکھا۔ یہ الفاظ خود اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ جس "دیوان عالی" کے سامنے اپنے عقائد پیش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ سے کہا جا رہا ہے۔ اس کے ارکان کے اپنے عقائد میں اختلاف ہے۔ اور جب وہ اپنے عقائد کا اختلاف دور نہیں کر سکتے۔ اور اسی اختلاف کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ ان فتووں سے ظاہر ہے۔ جو ایک فرقہ کے علماء نے دوسرے فرقوں کے متعلق دے رکھے ہیں۔ تو انہیں ہمارے کفر و اسلام کا فیصلہ کرنے کا کیا حق ہے۔ جو لوگ خود ہی کفر کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان سے کسی جماعت کے کفر و اسلام کے فیصلہ کا خیال بھی دل میں لانا انتہا درجہ کی بے ہودگی ہے۔

اس کے بعد ہم نے لکھ دیا۔ کہ:۔

"ہمیں احراریوں کے علماء کی دیوان عالی کی تجویز بسر و چشم منظور ہے۔ بشرطیکہ علماء میں کوئی ایسا شخص شریک نہ ہو جس کے عقائد پر کفر کا فتوٰے لگ چکا ہو۔ اور جو خود فتوائے تکفیر کے نیچے دبا ہوا ہو۔ بلکہ ہر شخص ایسے عقائد کا پابند ہو جس پر آج تک کسی نے کفر کا فتوٰے نہ لگایا ہو دوسری شرط یہ ہے۔ کہ دیوان میں وہی علماء شریک ہوں۔ جنہوں نے آج تک جماعت احمدیہ کے خلاف کبھی اظہار رائے نہ کیا ہو اور نہ اپنی عداوت اور دشمنی کا کھلا کھلا ثبوت پیش کر چکے ہوں"۔

یہ تھی وہ صورت جس میں ہم نے "دیوان عالی" کی تجویز کو منظور کیا تھا۔ چونکہ ہمارے ان معقول مطالبات میں سے "احسان" کوئی بھی پورا نہ کر سکا۔ اور نہ قیامت تک کر سکتا ہے۔ اس لئے اسے ندامت اور شرمندگی کے گڑھے میں منہ چھپا لینا پڑا۔ اور اب جبکہ نمودار ہوا ہے۔ تو ایک نئے رنگ میں۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔ "وہ (احمدی) اپنی اسلامیت کو مسلمانوں کے ایک دیوان عالی کے سامنے ثابت کر دکھائیں۔ اور ان الزامات سے جو اسلام دشمنی اور تخریب ملت کے بارے میں ان پر لگائے جا رہے ہیں۔ اسی دیوان عالی کے سامنے برأت حاصل کرنے کی کوشش کریں"۔ (احسان ۷۔ اکتوبر)

گویا "علماء کے دیوانِ عالی" کی بجائے اب "مسلمانوں کے دیوانِ عالی" کے سامنے پیش ہونے کے لئے فرمایا گیا ہے۔ اور "اپنے پیشوا کے عقائد و دعاوی" کی بجائے "ان الزامات سے جو اسلام دشمنی اور تخریب ملت کے بارہ میں لگائے جا رہے ہیں" برأت ضروری قرار دی گئی ہے۔

پھر کچھ اور سوچ کر لکھ دیا ہے

"وہ (احمدی) اپنا مقدمہ علمائے کرام کے دیوان عالی کے سامنے پیش کریں۔ جو علماء ان کی تکفیر کے حامی ہیں۔ وہ اس دیوان عالی کے سامنے مدعی کی حیثیت سے کھڑے ہوں اور مرزائی اپنی صفائی پیش کریں۔ اس کے بعد ان کے مجموعی عقائد پر دیوانِ عالی کا فتوٰے حاصل کر لیا جائے"۔

ان الفاظ میں عام مسلمانوں کی بجائے پھر علمائے کرام کے "دیوان عالی" کی طرف رجوع تو کر لیا گیا۔ لیکن ایک احتیاط کر لی۔ کہ پہلے تو "ہر خیال اور ہر عقیدہ کے مسلمان علماء" پر دیوان عالی کی بنیاد رکھی تھی۔ اب صرف "علمائے کرام" لکھ دیا ہے گویا جن علماء کو "احسان" چاہے گا۔ دیوان عالی کا رکن بنائے گا۔

اب ناظرین غور فرمائیں۔ کہ جس تجویز کے متعلق اس کا مجوز گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا ہے۔ اور کسی ایک پہلو پر قرار نہیں پاتا۔ اس کی نسبت یہ کہنا کہ "الفضل" نے اسے منظور کر کے انکار کر دیا۔ حد درجہ کی ابلہی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

"احسان" نے اب یہ کہہ کر کہ جو علماء احمدیوں کی تکفیر کے حامی ہیں۔ وہ دیوان عالی کے سامنے مدعی کی حیثیت سے کھڑے ہونگے۔ یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ دیوان عالی کے تمام ارکان بالکل غیر متعلق ہونے چاہئیں۔ یعنی امر متنازعہ میں کسی فریق کے حق میں اپنی رائے نہ ظاہر کر چکے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ ہر خیال اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں میں سے ہوں۔ ورنہ اگر ایک ہی فرقہ کے علماء نے فیصلہ کیا۔ تو کل دوسرے فرقہ کے علماء کہہ دینگے۔ کہ ہم اس فیصلہ کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں اسی طرح وہ ایسے ہوں۔ جن پر کسی فریق نے کفر کا فتوٰے نہ لگایا ہو۔ کیونکہ وہ علماء جو خود کفر کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت نہیں کر سکتے۔ ان سے کسی اور کے کفر و اسلام کا فیصلہ کرانا بالکل بے ہودہ بات ہے۔

کیا ان اہم اور ضروری شرائط کے ماتحت "احسان" "دیوانِ عام" قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کا اس تجویز کو پیش کرنا ایک لغو امر ہے۔ اور اگر سکتا ہے۔ تو ہم نہایت ہی ممنون ہوں گے۔ اگر وہ ان علماء کرام کے نام شائع کردے جنہیں وہ "دیوانِ عالی" کا رکن بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ وہ ضروری شرائط کے لحاظ سے کہاں تک پورے اترتے ہیں؛

ہمارے نزدیک "احسان" کی یہ تجویز نہایت ہی جاہلانہ اور احمقانہ ہے۔ وہ ہر خیال اور ہر عقیدہ کے علماء کا کسی ایک امر پر بھی اتحاد ثابت نہیں کر سکتا۔ تو اسے ایسے علماء مل ہی کہاں سے سکتے ہیں۔ جو باوجود مختلف عقائد رکھنے کے ایک دوسرے کو کافر نہ قرار دیتے ہوں۔ اور پھر ایسے علماء کہاں سے آئیں گے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا اچھی طرح مطالعہ تو کیا ہو۔ مگر وہ یہ فیصلہ نہ کر سکے ہوں۔ کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ ایسے لوگ جب موافق یا مخالف فیصلہ کر چکے ہیں۔ تو غیر متعلق علماء "احسان" کیونکر مہیا کرے گا۔ لیکن اگر وہ کر سکتا ہے۔ تو کرے۔ خیالی پلاؤ پکانے سے کیا حاصل۔ ہم یہ شرائط پائے جانے کی صورت میں اس تجویز کو منظور کرنے کے لئے بخوشی تیار ہیں؛

جلسہ سالانہ کا چندہ

جلسہ سالانہ کے لئے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے اخبار الفضل میں بھی اور علیحدہ بھی جماعتوں میں تحریک بھجوائی جا چکی ہے۔ احباب اور عہدہ داران جماعت چندہ جلسہ سالانہ اپنا بھی اور جماعت کا بھی جلد وصول کر کے بھجوائیں۔ تا منتظمین جلسہ اپنا کام شروع کر سکیں۔ جسقدر تاخیر سے چندہ جلسہ وصول ہوگا۔ اسی قدر انتظام میں مشکلات پیدا ہونے کے علاوہ خرچ بھی بہت زیادہ ہوگا۔ احباب و عہدہ داران جماعت جلسہ کے خیر مقدم کے لئے سرگرمی سے کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں؛ ناظر بیت المال قادیان

آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خان صاحب

کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا قادیان میں

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ آج سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان نے تمام باشندگان کی طرف سے جناب چودہری سر ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں ساڑھے آٹھ بجے صبح کمیٹی کے ہال میں فروٹ پارٹی دی۔ جس میں ایک سو کے قریب احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ اصحاب شریک ہوئے۔ حق صاحب رہتاسی کے چند رباعیات اور نظم سنانے کے بعد باشندگان قادیان کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں جناب موصوف نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ بعد میں پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی نے جناب چودہری صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس پر جلسہ ختم ہوا؛

آپ نے نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں پڑھی۔ چونکہ صبح سے زور کی ہوا چل رہی تھی۔ جس کی وجہ سے صحن مسجد میں سائبان نہ لگائے جا سکے تھے۔ اور آپ نے جو جگہ خالی پائی۔ وہیں بیٹھ گئے۔ اس لئے آپ نے قریباً دھوپ میں بیٹھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ سنا۔ اور نماز ادا کی؛

آپ نے سٹار ہوزری کا معائنہ فرمایا۔ اور کام کے متعلق نہایت مفید مشورے دیئے۔ جنرل منیجر صاحب نے کارخانہ کی تیار کردہ جرابیں پیش کیں۔ جن کے متعلق پسندیدگی کا اظہار فرمایا؛

بجلی کی رَو کا آپ نے افتتاح کیا۔ اور اس طرح قادیان میں بجلی کی روشنی آپ کے ہاتھ سے پھیلی؛

مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرنے کے بعد آپ روانہ ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بذات خود سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ کافی مجمع سٹیشن پر پہونچ گیا تھا۔ احباب سے قلبی دعائیں لیتے ہوئے جناب چودہری صاحب کلو تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہو گئے؛

گذشتہ پرچہ میں یہ لکھا رہ گیا تھا۔ کہ کل مسجد مبارک میں نفل پڑھنے کے بعد آپ مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کرنے کے لئے تشریف لے گئے؛

دیکھتے کیا ہو؟

از معین الدین صاحب محشر پسر سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن

تم اپنی چند روزہ کامرانی دیکھتے کیا ہو
بنے گی اشکِ حسرت شادمانی دیکھتے کیا ہو

خدا شرے برانگیزد کہ خیرِ ما در آں باشد
مصائب ہیں ہماری شادمانی دیکھتے کیا ہو

وہی ہم ہیں کہ جانیں دی ہیں پتھر کھا کے کابل میں
تعجب ہے ہماری بے زبانی دیکھتے کیا ہو

تمہارا خبثِ باطن خود جھکا دیگا نگاہوں کو
ہے داغِ دل صداقت کی نشانی دیکھتے کیا ہو

خدا کے پاک بندوں کا ستانا کھیل سمجھے تھے
اثر کرتی ہے کیا بے زبانی دیکھتے کیا ہو

خدا رسوا کریگا تم کو اے بدبخت انسانو
مقدر ہے سزائے آسمانی دیکھتے کیا ہو

تمہارا زعمِ باطل خود تمہیں نیچا دکھائے گا
ندامت سے بنو گے پانی پانی دیکھتے کیا ہو

یہ مت سمجھو کہ بس ہو جائیگا اتنی ہی ذلت پر
بہت کچھ ہے قضائے آسمانی دیکھتے کیا ہو

ہوئی دنیا تہ و بالا ہمارے سات روزوں سے
ابھی تم کوئٹہ کی نوحہ خوانی دیکھتے کیا ہو

مٹا دے گی تمہیں اور دریا بن کے نادانو
ابھی تم میرے اشکوں کی روانی دیکھتے کیا ہو

مرے اللہ کے لشکر کا اک ادنےٰ سپاہی بھی
مٹا ڈالیگا باطل کی نشانی دیکھتے کیا ہو

ابھی تو نوح کی کشتی نہیں ہے آنکھ سے اوجھل
پھر اونچا ہو نہ جائے سر سے پانی دیکھتے کیا ہو

غنیمت جان لو اسکو ابھی توبہ کا موقعہ ہے
کہ جا کر پھر نہ آئے گی جوانی دیکھتے کیا ہو

مسیحِ وقت کے لختِ جگر کے آؤ قدموں میں
قدم چومے گی ہر دم کامرانی دیکھتے کیا ہو

کھنچے آتے ہیں کچھ آئینگے دل ان پاک قدموں میں
مسیحا دم کی تم معجز بیانی دیکھتے کیا ہو

نگاہِ یاس محشر کہہ رہی ہے ماجرا دل کا
بوقتِ ذبح اس کی بے زبانی دیکھتے کیا ہو

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے طاقتور حکومت کی سیاسیات حاضرہ

"الفضل" کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

سر فریڈرک کی جاپان سے روانگی

کوبے ۱۹ ستمبر ۳۵ء - سر فریڈرک لیتھ راس آج کوبے سے بعزم چین روانہ ہو گئے ہیں - ایک اخبار کے نمائندے نے جو ٹوکیو سے کوبے تک اسی گاڑی میں گیا - سر فریڈرک سے استفسار کیا - کہ ان کے خیال میں اہل چین کو خوش و خرم رکھنے کا کونسا بہترین طریقہ ہے - اس پر سر فریڈرک مسکرائے اور کہا - وُہ طریق یہ ہے - کہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں برطانوی شراب (whisky) چین میں فروخت ہو - تاکہ اہل چین پُرکیف زندگی بسر کریں - مگر ساتھ ہی انہوں نے متانت کے ساتھ فرمایا - میں نہیں کہہ سکتا اور نہیں جانتا - کہ چین کی حقیقی بہتری کس امر میں ہے - اور یہ کہ اس کو حقیقی مدد دینے کا کونسا طریق بہتر ہے -

سر فریڈرک سے اسی نمائندہ نے یہ بھی پوچھا - کہ اگر بالفرض جنرل چیانگ کیشک کو چین میں وُہ پوزیشن حاصل نہ رہے - جو ان کو اس وقت حاصل ہے ، تو ان کے خیال میں ان تمام سلسلہ ہائے گفت و شنید کا کیا حشر اور انجام ہوگا - جو مختلف جہات سے چین کے ساتھ ہو رہی ہے - سر فریڈرک نے جواب دیا - کہ انہوں نے اس بارے میں کبھی خیال نہیں دوڑایا مگر ساتھ ہی انہوں نے کہا - اس وقت جنرل چیانگ چین میں بہترین شخصیت ہیں اور اس بات کے امکانات بہت کم نظر آتے ہیں - کہ جنرل چیانگ اپنی موجودہ پوزیشن سے گر جائیں -

جب سر فریڈرک سے ان افواہوں کے بارے میں پوچھا گیا - جو چین میں برطانوی پالیسی مثل قرضہ برائے تعمیر ریلوے کے متعلق گرم ہیں - تو صاحب موصوف نے معذرت کی - اور کہا - کہ اس بارے میں وُہ موجودہ موقعہ پر کچھ کہنا نہیں چاہتے - انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ جنرل ہینڈ سے یوکوہاما میں ان کی ملاقات ہُوئی تھی - مگر کہا - کہ یہ ملاقات بہت مختصر تھی - اخبار کے اس نمائندے کے نزدیک سر فریڈرک ان ملاقاتوں - اور کانفرنسوں کے متعلق جو انہوں نے جاپانی حکام - اور جاپانی کاروباری حلقوں کے لیڈروں سے کیں مطمئن نظر آتے تھے - انہوں نے کہا ، کہ ان کی خواہش ہے - کہ جاپان میں صورتِ حالات کا زیادہ غور سے مطالعہ کریں خصوصاً اوساکا کے گردونواح کے انڈسٹریل علاقے کے حالات کا - مگر یہ کہ وُہ نہیں کہہ سکتے ، کہ اس کا ان کو موقعہ ملے گا - یا نہیں - کیونکہ ان کو معلوم نہیں - کہ چین میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد وُہ جاپان کے راستے لوٹیں گے - یا نہیں :-

اس ملاقات کے دوران میں سر فریڈرک نے کہا - بلاشُبہ کوئی قوم یا کوئی حکومت چین میں صورتِ حالات کو سنبھالنے کے لئے کچھ مدد چین کی نہیں کر سکتی - جب تک چین خود اپنی مدد آپ نہ کرے :-

جزیرہ دواؤ میں جاپانیوں کے حقوق اراضی

جزائر فلپائن میں بسنے والے جاپانی آج کل اس وجہ سے بہت پریشان ہیں - کہ وہاں کی حکومت نے کچھ احکام نافذ کئے ہیں - جن کے نتیجہ میں بعض اراضیات کے ٹھیکے منسوخ ہو گئے ہیں - یہ احکام کچھ عرصہ پہلے نافذ ہوئے تھے - اور ان کا اثر ابتداءً ۲۳ قطعات اراضی پر تھا - اب گورنمنٹ نے ان احکام کے دائرہ اثر کو اتنا وسیع کر دیا ہے - کہ ان کی وجہ سے ۹۶ قطعات کے ٹھیکے منسوخ ہو گئے ہیں - گو یہ ٹھیکے امریکن اور فلپائن کمپنیوں کے ہاتھ میں تھے - مگر یہ بیان کیا جاتا ہے - کہ ان ٹھیکوں کے ٹوٹنے سے اصل اور زیادہ نقصان جاپانیوں کا ہُوا ہے کیونکہ ٹھیکے گو امریکنوں اور فلپائنوں کے ہاتھ میں تھے - مگر کاشت اصل میں جاپانی کر رہے تھے :-

بیان کیا گیا ہے - کہ ۲۶۰۰ جاپانی ان احکام کی زد میں آئے ہیں - اور رقبہ جس کے ٹھیکے منسُوخ کئے گئے ہیں - ۲۱۰۷۰ ایکڑ ہے - جس پر جاپانیوں نے بسلسلہ زراعت ۲۸۰۰۰۰۰ ین خرچ کیا ہُوا ہے

جاپانی کونسل جنرل ادچی یاما جو اندنوں جزیرہ دواؤ میں سفر کر رہے تھے - انہوں نے فلپائن سینیٹ کے صدر سے درخواست کی ہے - جاپانی حقوق کے بارے میں وُہ غور و پرداخت کی جائے - جس کے وُہ مستحق ہیں - جو صاحب سینیٹ کے اس وقت صدر ہیں - فلپائن جزائر کو آزادی ملنے پر جو کامن ویلتھ قائم ہوگی - اس کی صدارت کے لئے یہی صاحب سب سے زیادہ کامیابی کے امکانات رکھتے ہیں - انتخاب ہو چکا ہے اور دوٹوں کا شمار ہو رہا ہے - یہ صاحب اس جاپان فلپائن سوسائٹی میں بھی گہری دلچسپی لینے والے بیان کئے جاتے ہیں جس کے قیام کے متعلق قبل ازیں ایک بیٹے قبو پر لکھا جا چکا ہے

اگر فلپائن میں جاپانی حقوق اراضی کا تسلی بخش تصفیہ نہ ہُوا - تو بعید نہیں - کہ یہ بھی ایک بڑا ٹیڑھا - اور دُور دُور تک اثر رکھنے والا سوال بن جائے - خوش قسمتی سے بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے - کہ جزائر فلپائن کی حکومت نے ابھی ان احکام پر عمل پیرا ہونے سے متعلقہ افسروں کو روک دیا ہے - انتخاب صدر کا نتیجہ برآمد ہونے کے بعد اس بارہ میں آخری فیصلہ کیا جائے گا :-

شمپے تائی سازش

ملزمین کے خلاف اوائل کی تحقیقات مکمل ہو جانے پر شمپے تائی سازش کے سلسلہ میں پریس پر جو پابندیاں عائد تھیں - وُہ اٹھا دی گئی ہیں - شمپے تائی ایک قسم کی انقلابی پارٹی تھی - جس نے جولائی ۱۹۳۳ء میں ایک وسیع پیمانہ پر کشت و خون کر کے دارالسلطنت ٹوکیو میں دہشت زدگی کے ذریعہ سے برسرِ اقتدار آنا چاہا تھا اس سازش کے مطابق ۱۱ - جولائی کو دن کے گیارہ بجے حملہ شروع ہونا تھا - حملے کی تفصیلات میں وزیر اعظم کا قتل - ان کے مکان پر ہوائی جہاز سے بم باری کیبنیٹ کے تمام دیگر وزراء کا قتل - تمام پولیٹیکل پارٹیز کے ہیڈ کوارٹرز پر حملہ - چند بڑے بڑے بنکوں پر حملہ - شہر پر ہوائی جہاز سے اشتہاروں کی بارش وغیرہ وغیرہ امور تھے :-

درحقیقت یہ حملہ ۷ - جولائی کو ہونا تجویز ہُوا تھا - مگر وقت پر ہوائی بمب وغیرہ سامان دستیاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے اس دن ملتوی کرنا پڑے گا - نئی تاریخ ۱۱ - جولائی مقرر ہوئی - مگر ۱۰ - جولائی کی شب کو لیڈر گرفتار کر لئے گئے :-

اس سازش کے سرغنوں میں ایک بحری بیڑے کا ریزرو افسر جس کا عہدہ کمانڈر کا ہے - ایک وکیل جو عرصہ سے پریکٹس کر رہا تھا - اور سوشل ریفارم سے متعلقہ امُور میں دلچسپی رکھتا تھا - بعض ایجس آدمی افسر اور ایک آدھ جرنلسٹ ہیں - اس انقلابی پارٹی کے دو حصے تھے - ایک تعمیری کام کے لئے اور ایک تخریبی کام کے لئے تعمیری گروہ کا سرغنہ ٹاسوادا ماتو تھا - اور تخریبی پارٹی کا سردار ٹوراؤ مائدا تھا - یہ ٹوراؤ مائدہ اس انقلابی پارٹی کے سرغنہ کا گہرا دوست ہے - جس کو Blood Brotherhood کے نام سے پکارا جاتا ہے - جب اس پارٹی کے سرغنے پکڑے گئے - تو مائدا نے تنظیم کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا - اور ایک پارٹی کی تنظیم شروع کی - اسی طرح ایک اور پارٹی کی تنظیم ٹاسوادا اماتو نے کی - دونوں سرغنوں کی واقفیت ہو گئی - اور انہوں نے مل کر کام کرنے کا فیصلہ کیا :-

جون ۱۹۳۳ء میں اس پارٹی کے ممبروں کی تعداد کے متعلق بیان کیا جاتا ہے - کہ چالیس اور پچاس ہزار کے قریب پہنچ گئی تھی - ٹوکیو کی ایک تجارتی کمپنی کے ڈائرکٹر نے ان لوگوں کو مالی امداد دی جس کی تعداد ۶۲۰۰۰ ین بیان کی گئی ہے :-

اس سازش کے سلسلہ میں فی الحال صرف ۶۳ اشخاص ماخوذ ہیں۔ جن پر مقدمہ چلایا جائیگا مگر جن لوگوں کا اس سازش میں حصہ تھا۔ ان کی تعداد سینکڑوں تک بتائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر منوبے کے متعلق فیصلہ

بہت سی بحث اور رد و قدح کے بعد فیصلہ یہ ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر منوبے کے خلاف مقدمہ نہ چلایا جائے۔ ۱۴۔ اور ۱۵ تاریخ کو جسٹس انفارمیشن نے ڈاکٹر منوبے کو اس مطلب کے لئے طلب کیا۔ کہ وہ اندازہ لگائیں۔ کہ منوبے کے خیالات ان مسائل پر موجودہ وقت میں کیا ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ جسٹس انفارمیشن کی پالیسی یہ تھی۔ کہ اگر ڈاکٹر منوبے ہوس آف پیرز سے جس کے وہ ممبر ہیں مستعفی ہو جائیں۔ تو ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کی جائے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر منوبے نے جسٹس منسٹر کو چٹھی لکھی ہے۔ جس میں House of Peers سے مستعفی ہو جانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ بنا بریں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اب ان پر مقدمہ نہ چلایا جائے۔ ان وجوہات میں جن کی بناء پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایک تو یہ بات ہے۔ کہ ڈاکٹر منوبے کی وہ تحریرات جن میں ان کی تھیوری کا ذکر ہے۔ بہت عرصہ پہلے سے شائع ہو چکی ہیں۔ اور قریباً دس سال تک پبلک کو ان کی طرف چنداں توجہ نہیں ہوئی۔ سوائے موجودہ وقت کے جس کی وجوہات خاص ہیں۔ دوسرے اس فیصلہ میں ڈاکٹر منوبے کی House of Peers سے مستعفی ہو جانے کی نیت کو بھی معقول دخل ہے۔

ایک نئی پارٹی

مسٹر ٹاکو نامی سابق وزیر کمیونی کیشنز جن کو فوت ہوئے چند ہفتے گذر چکے ہیں۔ ایک گروپ کے سردار تھے۔ ان کے فوت ہو جانیکے بعد اس گروپ کے سربرآوردہ لوگ اس فکر میں ہیں۔ کہ ایک الگ پولیٹیکل پارٹی بنائی جائے۔ مسٹر موچی زدکو جو اب منسٹر آف کمیونی کیشنز مقرر ہوئے ہیں وہ شخص ہیں۔ جن کو مسٹر ٹاکو نامی کا قدرتی جانشین سمجھنا چاہیے۔ مسٹر موچی زدکو بھی پارٹی بنانے کے سلسلہ میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس میں دلچسپی لے رہے ہیں اور مسٹر اد چیدا وزیر ریلویز سے بھی ممکن ہے یہ پارٹی تاکاہاشی وزیر مالیات کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنے کی کوشش کرے۔

سیاسی حماقت کی تائید میں "مجاہد" و "احسان" کے دلائل

معزز معاصر "انقلاب" نے احرار کی سیاسی بدعقلی اور حماقت کے متعلق حال میں جو مضامین شائع کئے ہیں۔ ان کے خلاف احرار کے ترجمان "مجاہد" کے علاوہ "احسان" نے بھی بیہودہ سرائی کی ہے۔ اس پر "انقلاب" رقمطراز ہے:۔

ہم نے احمدیوں کو "ایک علیٰحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے" کے سلسلے میں جو مضامین لکھے تھے۔ ان کے جواب میں احرار کے ترجمانِ حال "مجاہد" اور احرار کے ترجمانِ سابق "احسان" نے بہت زور مارا ہے۔ اور ہم دیانت داری سے یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری کسی دلیل کا جواب نہیں دیا۔ بجز اس کے کہ انہوں نے بار بار احمدیوں کے مخصوص عقائد کا رونا رو کر لکھا ہے۔ کہ یہ عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ لیکن ہم نے کب کہا تھا۔ کہ احمدیوں کے مخصوص عقائد اسلام کے مطابق ہیں۔ ہم تو عقائد کی بحث چھیڑنا بالکل لاحاصل اور لاطائل سمجھتے ہیں۔ اگر یہ بحث شروع ہو گئی۔ تو جہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ احمدی اپنے پیشوا کو نبی قرار دینے سے خارج از اسلام ہو گئے۔ وہاں شریعت کے نوامیس حقہ کی بناء پر یہ دعوےٰ بھی تو کیا جا سکے گا۔ کہ جو لوگ حضرات صدیق و فاروق و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم جیسے بزرگانِ بارگاہِ خدا و رسول پر (نعوذ باللہ) لعنت بھیجتے ہیں۔ یا اللہ کو چھوڑ کر پیروں، فقیروں، مزاروں سے مرادیں مانگتے پھرتے ہیں۔ وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ آخر اس ہمہ گیر اخراج عن الاسلام کا نتیجہ مسلمانوں کے لئے من حیث القوم مفید کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی علیٰحدہ اقلیت قرار پا گئے۔ تو حکومت کو یہ اجازت نہ دی جائے گی۔ کہ وہ کوئی نشست مسلمانوں کی نشستوں سے قطع کر کے ان کے لئے مخصوص کر دے۔ یہ "حکومت کو اجازت نہ دینے" کی بھی ایک ہی کہی! اجازت نہ دینے کا مسئلہ تو اس وقت پیدا ہوگا۔ کہ حکومت آپ سے اجازت طلب کرے۔ اور اگر اس نے بلا اجازت ہی یہ کر دیا۔ کہ جس قوم کے دو ٹکڑے جیسے یہ اقلیت جدا ہو رہی ہے۔ اسی لئے نشست یا نشستیں بھی جدا کر کے اس کو دی جائیں اس وقت آپ کیا کریں گے۔ حکومت آپ کی اجازت کی محتاج نہیں ہے۔

باقی رہا یہ مسئلہ۔ کہ احمدی لوگ مسلمان علماء کے ایک "دیوانِ عالی" میں اپنا اسلام ثابت کریں تو ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ اگر "دیوانِ عالی" ہمارے انہی علماء پر مشتمل ہوگا۔ جن کے ہاتھوں میں آجکل دین و شریعت کی باگ ہے۔ تو انشاء اللہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی "دیوانِ عالی" کے سامنے اپنا مسلمان ہونا ثابت نہ کر سکے گا۔ رہ گئے احمدی۔ تو قارئین کو یاد ہوگا۔ آج سے چند سال پیشتر مولانا ابوالکلام آزاد سے استفتا کیا گیا تھا۔ کہ آیا احمدی کافر ہیں یا مسلم؟ تو آپ نے جواب دیا تھا۔ کہ فرقہ قادیانیہ منکر نہیں۔ بلکہ محض متاول ہے۔ اور تاویل کرنے والے کو ہم زیادہ سے زیادہ گمراہ کہہ سکتے ہیں۔ کافر اور خارج از دائرۂ اسلام نہیں قرار دے سکتے۔ اسلام میں اس سے پیشتر بھی بے شمار گمراہ فرقے پیدا ہوئے۔ لیکن ان میں سے جو محض متاول تھے۔ ان کو کبھی کسی نے خارج از ملت قرار نہیں دیا۔

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن کا سالانہ جلسہ

اعلیٰ پایہ کی معزز خواتین کی شمولیت

۲۷ر ستمبر ۳۵ء بروز جمعہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن کا سالانہ جلسہ احمدیہ جوبلی ہال میں ۴ بجے سے ۷ بجے شام تک منعقد ہوا۔ تقریباً سو سے زائد خواتین کا اجتماع تھا۔ بصدارت محترمہ جناب مسز ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ایم۔ آر۔ ایس لنڈن ایڈیٹر رسالہ زیب النساء جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ لجنہ کی ہونہار ممبرات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی مبارک تعلیم پر نہایت عمدگی سے مضامین پڑھے۔ جن میں سے قابل ذکر عزیزہ زینب بیگم بنت جناب سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب و نیز محمودہ بیگم اہلیہ جناب معین الدین صاحب ہیں۔ بعض غیر احمدی بیگمات پر عمدہ اثر ہوا۔ اس کے بعد عاجزہ نے اپنی تقریر میں تکمیل اشاعت و تجدید دین کے لئے چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ضرورت کو بتلاتے ہوئے آخر میں سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی۔ جس کا ضروری اقتباس حسب ذیل ہے۔

سال زیر رپورٹ میں لجنہ کے سات عام جلسے ہوئے۔ بشمول عیدین مختلف تقاریب میں اور ۱۰ مرتبہ جوبلی ہال میں احمدی خواتین کا اجتماع ہوتا رہا۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب کے درس قرآن میں بعض خواتین روزانہ شریک ہوتی رہیں۔

اس سال ممبر خواتین نے چندوں میں وافر حصہ لیا۔ اور حسب ذیل چندہ اخلاص سے ادا کیا:۔

وصیت ۷۰ روپے۔ چندہ عام ۲۸۱ روپے۔ زکوٰۃ ۱۲۰ روپے کشمیر فنڈ ۵۴ روپے ۴۲

۴۳ ۲ آنے۔ جلسہ سالانہ ۳۵ روپے ۸ آنے۔ تحریک جدید کی جملہ مدات میں ۷۸۵ روپیہ۔ امانت فنڈ میں ۲۹۰ روپے۔ کل میزان ۱۷۳۵ روپے ۱۰ آنے۔ رپورٹ کے آخر میں سیکرٹری صاحبہ مرکزی لجنہ اماء اللہ کا پاس کردہ ریزولیوشن جو کوٹ نما برقعہ کے متعلق تھا۔ پڑھکر سنایا گیا۔

حیدرآباد کی دیگر انجمن ہائے خواتین کی ممبرات جو معزز عہدہ داروں کی بیگمات ہیں۔ ہماری صدر محترم کی کوشش و توجہ سے تشریف فرما تھیں۔ عاجزہ نے جلسہ کی غرض و غایت میں اس بات کو واضح کر دیا کہ چونکہ ہماری نسبت محض تعصب سے خلافِ اسلام باتیں مشہور کی جاتی ہیں۔ تاکہ ہماری بہنوں کو ہم سے تنفر پیدا ہو اس لئے اس جلسہ سے ہماری غرض یہ بھی ہے۔ کہ ہم اپنے صحیح عقائد ظاہر کر کے وساوس کو دور کریں۔ ایک معزز بیگم صاحبہ نے مجھ سے بوقت رخصت کہا۔ درحقیقت آپکی جماعت کے متعلق عام طور پر...

احرار کا جنرل سکرٹری مولوی مظہر علی اظہر
قرآن کریم کو محرّف ومبدّل سمجھتا ہے

لیڈرانِ احرار جن کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ لوگوں کے سامنے اصل اسلام پیش کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ عقائد کے لحاظ سے خود آپس میں نہایت شدید اختلاف رکھتے اور اپنے اپنے فرقہ کے فتاوےٰ کی رو سے ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔ ان کی طرف سے جماعت احمدیہ پر یہ سراسر جھوٹا بہتان لگایا جاتا ہے۔ کہ احمدی قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتے اور اسے خدا تعالےٰ کی مکمل مقدس کتاب تسلیم نہیں کرتے۔ ہم بارہا اس کی پُرزور تردید کر چکے ہیں۔ اور اب بھی اسے احرار کی صریح کذب بیانی قرار دیتے ہیں۔ لیکن احرار کے جنرل سکرٹری مولوی مظہر علی صاحب اظہر جو شیعہ ہیں۔ ان کا اپنے علماء کی تحریروں کی بناء پر قرآن کریم کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔ کہ موجودہ قرآن کریم وہ نہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوًا۔ بلکہ اس میں کچھ حصہ وہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے نازل کئے ہوئے کے خلاف ہے۔ اور کچھ وہ ہے جس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ اور یہ ہر ایک مسلمان کے دل کو تڑپا دینے والا الزام اس عظیم الشان انسان پر لگایا جاتا ہے۔ جس نے اسلام کی نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔ جس کے ذریعہ اسلام کی شان وشوکت میں بے حد اضافہ ہوًا۔ اور جسے خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا فخر بخشا۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ اس بات کے ثبوت میں مولوی مظہر علی صاحب کی مسلمہ مذہبی کتب کے اقتباسات اخبار النجم لکھنؤ ۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے حوالہ سے درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین غور فرمائیں۔ کہ ان سے اظہر صاحب کا قرآن کریم کے متعلق کیسا ناپاک عقیدہ ثابت ہے:۔

علامہ محسن کاشانی اپنی کتاب تفسیر صافی میں تحریف کے متعلق بہت سی حدیثوں کا تذکرہ کر کے بطور فیصلہ کے رقم فرماتے ہیں۔

اقول المستفاد من مجموع ھذہ الاخبار وغیرہ من الروایات من طریق اھل البیت علیھم السلام ان القرآن الذی بین اظھرنا لیس بتمامہ کما انزل علےٰ محمد صلی اللہ علیہ والہ بل ھو مغیر ومحرف وانہ قد حذف منہ اشیاء کثیرۃ منھا اسم علیؑ فی کثیر من المواضع ومنھا لفظۃ آل محمد غیر مرۃ ومنھا اسماء المنافقین فی مواضع ومنھا غیر ذالک وانہ لیس ایضاً علی الترتیب المرضی عند اللہ وعند رسولہ وبہ قال علی بن ابراھیم القمی۔ یعنی ان تمام حدیثوں سے اور ان کے علاوہ اور حدیثوں سے جو اہل بیت علیہم السلام کے طریق سے مروی ہیں۔ یہ چیز پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ جو قرآن ہمارے درمیان ہے۔ ویسا کامل ومکمل نہیں ہے جیسا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ پر نازل کیا گیا تھا بلکہ اس میں کچھ حصہ وہ ہے۔ جو اللہ کے نازل کئے ہوئے کے خلاف ہے۔ اور کچھ وہ ہے۔ جو محرف اور بدلا ہوًا ہے۔ اور یہ کہ اس سے بہت سی چیزیں نکال ڈالی گئی ہیں۔ مثلاً حضرت علی مرتضےٰ کا نام بہت سے مقامات سے اور مثلاً آلِ محمد کا لفظ کئی جگہ سے اور مثلاً منافقوں کے نام کئی جگہ سے کئی مقامات سے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ قرآن اس ترتیب پر بھی نہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول کو پسند ہو۔ علی بن ابراہیم قمی بھی ہمارے اسی خیال کے مؤید ہیں۔

خود علامہ محسن کاشانی کا یہ اقرار کیا کم وزن رکھتا تھا۔ مزید برآں امام حسن عسکری کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت علی بن ابراہیم قمی کا خیال بھی معلوم ہو گیا۔

اسی طرح اور متقدمین نے بھی بہت مبسوط بحث کے ساتھ تحریف قرآن کا اقرار کیا ہے اس آخری دور میں جناب مولانا دلدار علی صاحب مجتہد اعظم نے اپنی کتاب عماد الاسلام میں بھی اسی قسم کی لطیف بحث فرمائی ہے۔ چنانچہ مولانا حامد حسین صاحب مجتہد لکھنوی نے استقصاء الافحام میں ان کا حوالہ دیتے ہوئے ارقام فرمایا ہے۔

قال آیت اللہ فی العالمین ادخلہ اللہ الی دار السلام فی عماد الاسلام بعد ذکر نبذ من احادیث التحریف المأثورۃ عن سادات الانام علیھم الاف من التحیۃ والسلام مقتضی تلک الاخبار ان التحریف فی الجملۃ فی ھذہ القرآن الذی بین ایدینا بحسب زیادۃ بعض الحروف ونقصانہ بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتیب فی بعض المواقع قد دفع بحیث لا یشک فیہ مع التسلیم تلک الاخبار ۔ آیت اللہ فی العالمین۔ یعنی مولوی دلدار علی صاحب نے عماد الاسلام میں ان چند احادیث تحریف نقل کرنے کے بعد جو سرداران خلق یعنی ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ ان احادیث کا مقتضا یہ ہے کہ تحریف فی الجملہ اس قرآن میں جو ہمارے پاس ہے۔ ہر اعتبار سے ثابت ہے۔ کہ بعض حروف زیادہ کر دیئے گئے اس اعتبار سے بھی بعض حروف کم کر دیئے گئے اس اعتبار سے بھی کہ بعض الفاظ گھٹا بڑھا دیئے گئے۔ اس اعتبار سے بھی کہ ترتیب میں فرق ڈال دیا گیا۔ یہ دلائل اس قدر زبردست ہیں کہ اب اس میں شک وشبہ کی بھی گنجائش نہیں ہو سکتی:۔

خود جناب موصوف الصدر نے اپنی کتاب استقصاء الافحام میں بھی جا بجا تحریف قرآن کا اقرار فرمایا ہے۔ چنانچہ جلد اول صفحہ ۹ پر ارشاد ہوتا ہے "در روایات تحریف قرآن بطریق اہلِ حق" صفحہ ۱ پر ارشاد ہوتا ہے "اگر بیچارہ شیعی بمقتضائے احادیث کثیرہ اہلِ بیت طاہرین مصرحہ بوقوع نقصان در قرآن حرف تحریف ونقصان بر زبان آرد ہدف سہام طعن وملام ومورد استہزاء وتشنیع گردد" یعنی اگر کوئی بیچارہ شیعہ موافق احادیث کثیرہ اہل بیت طاہرین کے جو قرآن کے ناقص ہو جانے کی تصریح شہادت دے رہے ہیں۔ تحریف اور نقصان کا لفظ مونہہ سے نکالتا ہے۔ تو اس کو بھی طعن وملامت کے تیروں کا نشانہ اور استہزاء وتشنیع کا محل بنا دیا جاتا ہے:۔

علامہ طبرسی کی کتاب احتجاج کی وہ طول طویل روایت ملاحظہ ہو۔ تو آپ کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور معلوم ہو گا۔ کہ قرآن کے ساتھ کس قدر شرافت ایمانی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس میں ایک جگہ حضرت یعسوب الدین امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ قول درج کیا گیا ہے۔ کہ آیت فان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء فی الیتامیٰ اور فانکحوا کے درمیان سے ایک تہائی قرآن منافقین (صحابہ کرام رض العیاذ باللہ) نے نکال ڈالا۔ جس میں بہت سے احکام وقصص تھے۔ احتجاج کی یہ روایت ۱۱۹ صفحہ سے لے کر ۱۳۱ صفحہ تک مسلسل چلی گئی ہے۔ جس میں اس قسم کی باتیں درج ہیں:۔

اسی روایت میں ایک جگہ قرآن مجید کے متعلق یہ الفاظ تحریر فرما دیئے گئے ہیں۔ کہ قرآن جمع کرنے والوں نے اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے ایسی ایسی باتیں بڑھا دیں۔ جن سے کفر کے ستون قائم ہوتے ہیں:۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

۱۶ ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کی مختصر رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

حسب سابق مجاہدین اپنے تین مستقل مرکزوں میں تبلیغ احمدیت کے کام میں مصروف ہیں۔ ان ایام میں باقاعدہ تبلیغ کے کام میں ۳۸ مجاہدین مصروف رہے۔ اپنے رشتہ داروں میں متفرق طور پر کام کرنے والے مجاہدین کی تعداد ۳۲ تھی۔ اپنے رشتہ داروں کے علاوہ انہوں نے اپنے دوستوں کو بھی تبلیغ کی کل تعداد مجاہدین جنہوں نے ایام زیر رپورٹ میں کام کیا ۶۱ ہے۔ ان میں سے ۳۵ مجاہدین باقاعدہ اپنی ہفتہ وار رپورٹ دفتر کو بھیجتے رہے۔

تبلیغی ٹریکٹ

انگریزی ٹریکٹ متعلق زلزلہ کوئٹہ کی مزید روانگی کا سلسلہ جاری ہے۔ احباب جلد از جلد دفتر تحریک جدید سے بحساب ۹ پائی فی ٹریکٹ یا چار روپیہ سینکڑہ قیمت ادا کر کے یا وعدہ فرما کر طلب کر سکتے ہیں۔ اصل اردو ٹریکٹ چالیس ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ تامل زبان میں اس ٹریکٹ کے چھپ جانے کی کوئی اطلاع تا حال موصول نہیں ہوئی ہے تین تین ہزار کی تعداد میں یہ ٹریکٹ بزبان سندھی و بنگالی چھپ چکا ہے۔

دینی تعلیم کی درس گاہیں

دینی تعلیم کا سلسلہ درس گاہوں میں بذریعہ مستقل وقف کنندگان زندگی جاری ہے۔ بہت سے لوگ مفت تعلیم حاصل کرنے میں اپنی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں

تبلیغ بیرون ہند

بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام بذریعہ پانچ مبلغین وقف کنندگان زندگی احسن طریق سے ہو رہا ہے۔ یہ اصحاب اپنی رپورٹیں باقاعدہ دفتر ہذا کو ارسال کرتے ہیں۔ جن کے اقتباسات اخبار الفضل میں شائع کرائے جاتے ہیں۔ ایک چینی دوست نے بیعت کی ہے۔ احباب اس کی استقامت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ ان کے علاوہ بیرونی ممالک میں جانے والے بارہ مبلغین وقف کنندگان زندگی اپنے تعلیمی کورس جلد ختم کرنے میں مصروف ہیں۔

تبلیغی سروے

ایام زیر رپورٹ میں ۲۱۵ اور دیہات کی سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس طرح پانچویں ضلع کی تیسری تحصیل اختتام تک پہنچ چکی ہے۔ کام چونکہ بسرعت تمام جاری ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ پانچواں ضلع بھی عنقریب ختم ہو جائے گا۔

بورڈنگ تحریک جدید

طلباء کی تربیت اور نگرانی کا کام ایک سپرنٹنڈنٹ ایک ٹیوٹر کے سپرد ہے۔ باورچی خانہ علیحدہ ہو جانے پر بورڈرز کے کھانے پینے کا انتظام تحریک جدید کے اصول کے مطابق تسلی بخش ہو گیا ہے۔ تعداد بورڈران ۵۲ ہے۔

پروپیگنڈا

دو انگریزی۔ ایک اردو۔ اور ایک سندھی اخبار کے ذریعہ پروپیگنڈا کا کام بخوبی ہو رہا ہے۔ تدریجی ترقی کا سلسلہ اندرون ہند و بیرون ہند جاری ہے۔

خط و کتابت

کل تعداد خطوط ارسال کردہ کی عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۸۸ ہے جن میں لوکل خطوط ۹۹ ہیں۔ کل خطوط ۱۲۳ براہ راست دفتر ہذا میں بیرون جات سے وصول ہوئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں انیس مطالبات بزبان کشمیری نظم خواجہ صدرالدین صاحب سری نگر کشمیر نے غالباً ایک ہزار کی تعداد میں چھپوائے۔ ضرورت مند احباب صاحب موصوف سے طلب فرمائیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

امرتسر میں مجلس احرار کے جلسے میں زبردست ہنگامہ

اینٹوں۔ پتھروں اور لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال

امرتسر ۱۰ اکتوبر۔ گذشتہ شب بعد نماز عشاء ڈھاب تیلی بھناں میں مجلس احرار کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ احراری رضا کار لاٹھیوں سے مسلح پہنچے ہوئے تھے۔ دوسری طرف نیلی پوش بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور مسٹر عبدالرحیم عاجز اور مسٹر جانباز کی نظموں کے بعد صدر جلسہ عطاء اللہ جب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو نیلی پوشوں نے "مولانا ظفر علی خاں زندہ باد" "امیر ملت زندہ باد" "مجلس احرار مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ عطاء اللہ نے کہا کہ مولانا ظفر علی خاں نے ہی ہمیں سیاست کا سبق دیا ہے۔ اس پر پھر "مولانا ظفر علی خاں زندہ باد" کے نعرے لگے۔ مقابلے پر احراریوں نے "احرار زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ جلسہ میں ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ مسٹر بشیر احمد رسوانی جنرل سکرٹری مقامی کانگرس کمیٹی نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ عطاء اللہ صاحب ایک عرصہ بعد تشریف لائے ہیں۔ ان کی تقریر سننے دو۔ مخالفین نے کہا۔ احرار غدار ہیں۔ کچھ سننا نہیں چاہتے۔ آپس میں دشنام طرازی اور گھونسہ بازی ہونے لگی معاملہ نے طول کھینچا۔ ایک دوسرے پر لاٹھیوں کے وار ہونے لگے۔ اور سٹیج پر بیٹھے لیڈر دو لیڈر کے بغیر جلسہ گاہ صاف ہو گیا۔ لاٹھیوں اور اینٹوں کی بارش سے کئی آدمی زخمی ہو گئے۔ پولیس کی کافی جمعیت موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور زعمائے احرار نے پھر جلسہ منعقد کرنے کی کوشش کی۔ احراری رضا کار جلسگاہ میں بیٹھ گئے۔ پولیس نے گھیرا ڈال کر نیلی پوشوں اور مخالفین احرار کو روک لیا۔ اور جلسے میں نہ...

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد
دلروز رجسٹرڈ
ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے
طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

جنیوا ۱۰ اکتوبر۔ لیگ اورف نیشنز اٹلی کے خلاف اقتصادی اقدام کرنے کے فیصلہ پر متفق نہیں۔ گذشتہ شب لیگ اسمبلی کا اجلاس کونسل کے فیصلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ تو آسٹریا اور ہنگری کے نمائندوں نے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ اٹلی سے ان کی دوستی لیگ کے خلاف تعزیری اقدام سے متفق ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ کونسل کی سفارش کہ مواثیق لیگ کی خلاف ورزی کو روکنا چاہیئے۔ اسمبلی نے ان دو ملکوں کی استثنا سے قبول کر لی ہے۔

مالٹا ۱۰ اکتوبر۔ گذشتہ دنوں مالٹا سے بہت سے اطالوی نکال دیئے گئے تھے۔ ان کے اخراج کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کی سرگرمیاں مالٹا کے تحفظ بطور قلعہ کے منافی تھیں۔

جنیوا ۱۰ اکتوبر۔ فرانسیسی دوائر میں اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ اٹلی کے خلاف اقدام کے متعلق فرانسیسی اور برطانوی مدبرین کلی طور پر متفق ہیں۔ تجویز ہوئی ہے۔ کہ مالی بائیکاٹ کو مضبوط کر دیا جائے بارود بنانے کی تمام خام اشیا اٹلی جانے سے روک دی جائیں۔ اور اٹلی کے ساتھ تجارتی تعلقات محدود کر دیئے جائیں۔

روما ۱۰ اکتوبر۔ گذشتہ دو دنوں کے حالات پر حاوی ایک کمیونک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حبشہ میں اب بالکل سکون ہے۔ اطالوی تمام دروں پر جو اڈوا کے قرب و جوار میں ہیں قابض ہیں اور حبشیوں کا اس علاقہ میں داخل ہونا بہت مشکل ہے۔ روم کے باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی موجودہ پوزیشن کو مضبوط کر کے حبشہ میں اپنی پیش قدمی جاری رکھے گا۔ اور موجودہ سکون کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جنگ گفت و شنید سے بند کر دی جائے گی۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ کل برطانوی کابینہ کا ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوا جس میں سوائے وزیر لیگ مسٹر انتھونی ایڈن کے باقی تمام وزراء حاضر تھے۔ بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق رپورٹیں سننے کے علاوہ ان کے سامنے عام ایجنڈا بھی تھا۔ لیکن وہ ان تمام باتوں پر غور و خوض کرنے سے قاصر رہے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۲ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ عنقریب ایک سرکاری کمیونک شائع کیا جائے گا جس میں معاملہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمان ارکان اسمبلی کی عرضداشت کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کا فیصلہ درج ہوگا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وفد کی گذارشات دہلی اور لاہور میں زیر غور ہیں۔ وائسرائے سے مسلم وفد کی ملاقات کے بعد بھی خط و کتابت کے ذریعہ سے تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔ مسٹر کریک کا یا۔ مسلم ارکان کی طرف سے احباب حکومت کے ساتھ گفت و شنید کرتے رہے ہیں۔

رنگون ۱۰ اکتوبر۔ سی آئی ڈی پولیس نے بہت سے بنگالیوں کے گھروں پر چھاپہ مارا اور چار بنگالیوں کو دہشت انگیز کارروائیوں میں حصہ لینے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ دہلی کے مسلمان تلوار کے بلا لائسنس رکھنے کی اجازت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ جامع مسجد میں ایک اجلاس کے دوران میں اس قسم کا ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

عدیس آبابا ۱۰ اکتوبر۔ حکومت کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک اطالوی جہاز آکسم کے قریب پاش پاش ہوگیا۔ اور دو مسافر جو اس میں سوار تھے۔ ہلاک ہوگئے۔

نینی تال ۱۰ اکتوبر۔ آج ہندوستانی ڈی لیمیٹیشن کمیٹی نے نینی تال میں پہلا عام اجلاس منعقد کیا۔ جب کہ مسلمان نمائندوں۔ جدولی ذاتوں اور کماؤں ڈویژن کے باشندوں کی عرضداشتوں کا جائزہ لیا گیا۔

بوسٹن ۱۰ اکتوبر۔ صدر جمہوریت امریکہ مسٹر روزولٹ کے دو لڑکے جیمز اور جان زخمی ہوگئے۔ جب کہ ان کی موٹر ایک دروازے سے ٹکرا کر ایک ٹرین سے جا لگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکوں کی حالت مخدوش نہیں۔

عدیس آبابا ۱۰ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اطالوی پیادہ افواج آگڈن کی جانب بڑھ رہی ہیں۔

جالندھر ۱۰ اکتوبر۔ جالندھر ڈویژن کی طرف سے اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں آج ووٹیں لی گئیں۔ مقابلہ رائے زادہ ہنس راج (کانگرسی امیدوار) اور لالہ رام پرشاد (نیشنلسٹ) کے درمیان ہے۔ کانگرسی حلقوں میں رائے زادہ ہنس راج کی کامیابی کی توقع کی جاتی ہے نتیجہ کا اعلان ۱۷ اکتوبر کو کیا جائے گا

ایتھنز ۱۰ اکتوبر۔ یونان میں ملوکیت کی مراجعت کے اقدام کے ساتھ مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ اسمبلی کا آج شام اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں جمہوریت کے خاتمے کا اعلان کیا جائے گا۔ ۳ نومبر کو بادشاہ جارج کی تخت پر واپسی کے متعلق عام آراء شماری ہوگی۔

عدیس آبابا ۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عدیس آبابا میں خبروں کو سنسر کرنے کے لئے بلجیم کے افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ تمام خبروں کا جو باہر بھیجی جاتی ہیں۔ اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد باہر جانے دیتے ہیں۔ فوج کے متعلق کوئی خبر باہر نہ جانے پائے گی۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ عدیس آبابا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہوائی جہازوں کے ذریعے بمباری کے خلاف پیش بندی کے طور پر شہر غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک تاریک رکھا جائے گا گھروں میں روشنی نہیں کی جائے گی۔ کھڑکیوں کو بھی بالکل بند رکھا جائے گا۔

شملہ ۹ اکتوبر۔ دربار بالیر کوٹلہ نے نماز اور آرتی کے جھگڑے کا فیصلہ ایک اعلان کے ذریعہ سے کر دیا ہے۔ فیصلہ یہ ہے کہ مندر جو ہندریاں میں آرتی مسجد باغبانگان میں نماز کے بیس منٹ بعد کی جایا کرے۔ اور ہندوؤں کی کتھا پر کوئی سرکاری پابندی عائد نہیں ہوگی۔

میرٹھ ۱۰ اکتوبر۔ ایک ہندو کے دیوار گرانے پر جس سے ملحق ایک قبر تھی مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ قبر کے چبوترے کا ایک حصہ دیوار کے نیچے ہے۔ جس سے صورت حالات خطرناک ہوگئی لیکن پولیس کی بروقت مداخلت سے حالات پر قابو پا لیا گیا۔ اور سمجھوتہ ہوگیا۔ مالک مکان نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ جہاں قبر کا چبوترہ تھا۔

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری کے باعث ابی سینیا کی عورتوں اور بچوں کے خوفناک مصائب سے متاثر ہوکر مسز بمبئی امرت کور نے دو ہزار روپے بمعرفت ۵۰۰ روپیہ [illegible] پیش کش کی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی